رجسٹرڈ ایل ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی (تراب)

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

قیمت سالانہ پیشگی

نمبر ۲۷	دار الامن و الامان قادیان ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء	جلد ۱۰

حضرت اقدس کا ایک تازہ خط

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
آپ کا عنایت نامہ پہونچا اگرچہ یہ سوالات جو آپنے اپنے خط میں لکھے ہیں کئی دفعہ میں اپنی کتابوں میں ان کا جواب لکھ چکا ہوں۔ لیکن آپ کے اصرار کی وجہ سے اب بھی کچھہ تھوڑا سا لکھدیتا ہوں۔ قاعدہ کلی کے طور پر آپ یہ یاد رکھیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم سب سے مقدم قرآن شریف کو جانتے ہیں اور پھر اُس کے بعد وہ حدیثیں ہماری ماخذ و استدلال ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور پھر اس کے بعد وہ امور مشہودہ محسوسہ جس سے کوئی عقل انکار نہیں کر سکتی اور ماسوا اس کے جس قدر احادیث یا اقوال اور آثار قرآن شریف کے مخالف ہیں یا امور مشہودہ محسوسہ بدیہیہ سے مخالف پڑے ہیں ہم اُن کو نہیں مانتے۔ اب اس مختصر تقریر کی رو سے ہمارا یہ جواب ہے کہ جسقدر حدیثیں آپ نے پیش کی ہیں ان میں سے کچھہ تو ایسی ہیں کہ قرآن کے مخالف اور معارض ہیں اور نیز ایسی حدیثوں کے مخالف ہیں جو قرآن کے مطابق ہیں اور اُن میں سے ایسی حدیثیں ہیں جو مجروح اور مخدوش ہیں اور محدثین کو انکی صحت میں کلام ہے۔ چنانچہ مفصل جواب سوالات کا ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

اوّل

قحط کی نسبت جو سوال کیا گیا ہے یہ سراسر جہالت پر مبنی ہے اہانت کو ہر ایک اہل علم جانتا ہے کہ مسلم میں ایک حدیث ہے کہ مسیح کے زمانہ میں ایک سخت قحط پڑیگا

زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

دوم

کفر کے فتوے سے جن لوگوں نے دیے اُن سے ہمارا کچھ حرج نہیں کیونکہ جب کہ ہم قرآن اور حدیث اور آسمانی نشانوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ ہم حق پر ہیں تو یہ فتوے ہمیں کیا ضرر پہونچا سکتے ہیں بلکہ اس سے تو ہماری اور بھی حقیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے **یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون** پھر ماسوا اس کے حدیث اور آثار کی کتابوں میں نظر کرو۔ اُنمیں لکھا ہے کہ مہدی معہود پر کفر کا فتوے لگایا جاوے گا اگر اور کوئی کتاب نہ ہو تو حجج الکرامہ میں مہدی کے باب میں دیکھو پس اس صورت میں کفر کا فتوی لگانا ہمارے لئے کچھ مضر نہ ہوا بلکہ ایک نشان ہوا جو مکفرین کے ہاتھ سے ظہور میں آیا۔

۳۔ جو شخص رمل کہتا ہے اس کا ثبوت دے اور جب تک وہ ثبوت نہ دے وہ قابل خطاب نہیں ہے۔

۴۔ یہ مطالبہ معجزات کا جو ہے یہ عجیب امر ہے کہ ایک ہی جگہ دو متناقض امر درج کر دئے ہیں پہلے میں لکھا ہے کہ پیشگوئیاں کرتے ہیں اور دوسرے میں لکھا ہے کہ نہیں کرتے پھر ماسوا اس کے اگر کسی کو ہمارے نشان دیکھنے ہیں تو ہماری کتاب تریاق القلوب کو منگا کر دیکھ لے اس میں سو سے زیادہ نشان لکھے ہیں جنکے لاکھوں گواہ موجود ہیں۔

۵ آپ نے لکھا ہے کہ دجال کی علامتیں کونسی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اُس دجال فرضی وہمی کو ہرگز نہیں مانتے جس کی ہمارے مخالف علماء کے دلوں میں تصویر ہے کیونکہ اُس دجال کا وجود اور اُس کی صفات قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں قرآن کی یہ آیۃ **وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ** صاف ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا میں قیامت تک دو قوموں کو غلبہ رہے گا یا حقیقی متبع حضرت مسیحؑ کے یعنی اہل اسلام یا ادعائی متبع حضرت مسیحؑ کے یعنی نصاریٰ۔ اور دجال نہ حقیقی متبع حضرت مسیحؑ کا ہے نہ ادعائی اس لئے وجود اُس کا باطل ہے اور بخاری میں صحیح حدیث یہ ہے کہ **یکسر الصلیب** اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ عیسائیت کے غلبہ کے وقت ظہور کرے گا اور اُس کے غلبہ کو توڑے گا پس کیونکر ممکن ہے کہ ایک وقت میں عیسائی دین کا بھی غلبہ ہو اور کسی دجال کی سلطنت کا بھی غلبہ ہو اور ماسوا اس کے یہ مان لیا گیا ہے اور یہ عقیدہ ہمارے تمام مخالف علماء کا ہے کہ دجال کا تسلط بجز حرمین شریفین کے کل دنیا پر ہوگا اور یہ حدیث **یکسر الصلیب** کی بیان کر رہی ہے کہ مسیح عیسائیت کے غلبہ کے وقت آئے گا پس جبحالت میں دجال کا غلبہ تمام روئے زمین پر ہوگا تو عیسائی سلطنت اور مذہب کا غلبہ کس زمین پر ہوگا۔ اور چونکہ **یکسر الصلیب** کی حدیث قرآن کی آیت مذکورہ بالا سے مطابق اور موافق ہے اور یہ حدیث بخاری کی ہے اس لئے بباعث اس توافق اور تظاہر کے یہی حدیث صحیح ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔

۶۔ یہ سوال کہ مسیح کا نزول آسمان سے ہوگا اور مسجد اقصیٰ کے منار پر ہوگا۔ میرے خیال میں ایسا خیال کوئی اہل علم نہیں کرے گا بجز ایک جاہل اور بیخبر کے۔ اسکو علم حدیث کا نہیں ہے کیونکہ جہاں تک ہمارے لئے ممکن تھا ہم نے کل کتابیں حدیثوں کی دیکھیں آسمان کا لفظ کہیں نہیں دیکھا اور نہ دیکھا کہ مسیحؑ آکر منارہ پر بیٹھ جائے گا۔ اگر کسی کے پاس ایسی حدیث ہو بشرطیکہ مرفوع متصل ہو جسکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے جب تک وہ ایسی حدیث پیش نہ کرے تب تک لائق خطاب وجواب نہیں ہے۔ ہاں البتہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حدیثوں میں نزول کا لفظ موجود ہے لیکن نزول سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ آسمان سے نزول ہوگا بلکہ زبان عرب میں یہ لفظ تشریف اور اکرام کا ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ فلاں لشکر فلاں جگہ اترا۔ اور آپ کہاں اُترے ہیں اور فارسی میں اسجگہ فروکش کا لفظ آتا ہے اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ آسمان سے اُترے ہیں اسی وجہ سے نزیل زبان عرب میں مسافر کو کہتے ہیں۔

۷ یہ وسوسہ کہ ابھی منار بنا رہے ہیں تو پھر کیا بنانے کے بعد اُسپر چھلانگ ماریں گے اس کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ مسیحؑ منار پر آکر بیٹھ جائے گا ایسا معترض جب حوالہ تلاش کرنے کے لئے کتابوں کو دیکھے گا تو ضرور شرمندہ ہوگا۔

۸۔ اور جو حدیث آپ نے بخاری اور مسلم کی لکھی ہے کہ مسیحؑ

اُترے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو مارے گا اور جزیہ رکھدے گا افسوس کہ اس حدیث کا صحیح ترجمہ معترض نے نہیں لکھا اور بجائے اس کے کہ جزیہ موقوف کرے گا جزیہ لگادیگا ترجمہ کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہمارے سامنے کیوں پیش کی ہے یہ تو اُس کو مضر اور ہمارے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اول اس میں آسمان کا ذکر نہیں صرف نزول کا ذکر ہے جو زبان عرب میں مسافروں کے لئے مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ مسلم کی ایک دوسری حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک طرف مسیح اُتریگا اور دوسرے مقام میں دجال اُترے گا۔ یعنی دجال احد پہاڑ کی پیچھے نزول کرے گا پھر اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نصاریٰ کے غلبہ کے وقت اُترے گا اور تمھارا عقیدہ یہ ہے کہ دجال کے غلبہ کے وقت اُتریگا اور یہ جو ہے کہ جزیہ رکھدے گا یعنی موقوف کرے گا اس صحیح بخاری کی دوسری قرأت یہ ہے کہ یضع الحرب۔ کہ جنگ کو موقوف کرے گا اور وہ کوئی لڑائی نہیں کرے گا اور یہ قرأت صحیح ہے کیونکہ ایک دوسری حدیث اس کی مؤید ہے اور وہ یہ ہے یقع الامنۃ فی الارض عند نزول المسیح یعنی مسیح کے نزول کے وقت یہی اس کی حالت ہو جاوے گی اور کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔

۹۔ اور جو مال کی بابت اعتراض کیا گیا ہے البتہ اس کا تو مجھے اقرار کرنا پڑے گا کہ میں نے علماء حال کا بہت نقصان کیا ہے کہ انکی موہوم اُمیدیں جو درہم و دینار کی متعلق تھیں سب ٹوٹ گئیں لیکن ذرا زیادہ غور کرکے وہ خود سمجھ جائیں گے کہ یہ اُمیدیں کسی نص قرآنی اور حدیثی پر مبنی نہ تھیں صرف غلط فہمی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ تو کیا مال بیشمار دیکر خدا ان کو فتنہ میں ڈال دے گا اور بجز اس کے ایک حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام درہم اور دینار نہیں چھوڑتے اُن کے وارث اُن کے علم کے وارث ہوتے ہیں پس ان تمام حدیثوں سے صاف طور پر معلوم ہوتا کہ مسیح موعود جو دنیا میں آئے گا وہ ایک روحانی مال عطا کرے گا جس کی دنیا محتاج ہوگی ورنہ مسیح کسی مہاجن ساہوکار کی صورت میں نہیں آئے گا کہ لوگوں کو اپنی اساسیاں ٹھیرا کر روپیہ تقسیم کرے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کا نام مال رکھا ہے اور حکمت کا نام بھی مال رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا مفسر لکھتے ہیں کہ اس کے معنے ہیں مالاً کثیرا لغت میں خیر کے معنے مال کے لکھے ہیں اور ایک اور حدیث میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بڑی دعوت کی اور ہر ایک قسم کا کھانا پکایا تو بعض کھانا کھانے کے لئے آئے اُنہوں نے کھانا کھا کر حظ اُٹھایا اور بعض نے اس دعوت سے انکار کیا وہ بے نصیب رہے۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پلاؤ کو قورمہ وغیرہ پکایا تھا یا روحانی کھانے تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ انبیاء اکثر روحانی امور کو طرح طرح کے پیرایوں میں بیان فرمایا کرتے ہیں اور نفسانی آدمی ان کو جسمانی امور کی طرف لیجاتے ہیں۔ بھلا ہم پوچھتے ہیں کہ مسیح آکر درہم و دینار بہت سے تقسیم کرے گا کہ علماء وغیرہ کے گھر سونے چاندی سے بھر جائیں گے لیکن اس کا کہاں تذکرہ ہے کہ وہ لوگ جو روحانی طور پر بھوکے پیاسے ہوں گے اُن کی اسی طور سے پوری حاجت براری کرے گا۔ پس اگر یہ تذکرہ کسی اور جگہ نہیں تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ وہی تذکرہ ہے جو استعارہ کے رنگ پر بیان کیا گیا ہے

۱۰۔ اعتراض یہ ہے کہ جب حضرت مسیح آئیں گے تو نماز کے بارہ میں آپس میں مہدی و مسیح تواضع کریں گے اور ایک دوسرے کو کہیں گے کہ وہ امام ہو یا یہ امام ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیثیں جو امام مہدی کے متعلق ہیں کل مجروح و مخدوش ہیں ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں کہلا سکتی۔ جو لوگ ان حدیثوں کو مانتے ہیں وہ اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں اور کوئی بھی جرح سے خالی نہیں ماسوا اس کے ان حدیثوں کے مخالف ایک دوسری حدیث ہے۔ لا مہدی الا عیسیٰ جو ابن ماجہ اور مستدرک میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ حدیث ہماری نزدیک صحیح ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کے مخالف جو حدیثیں مہدی اور مسیح کے بارہ میں آئی ہیں وہ ایک میان میں دو تلواریں ڈالنی چاہتی ہیں یعنی ایک ہی وقت

میں دو خلیفے جمع کرتے ہیں۔ ایک طرف تو امام مہدی خلیفہ ہوئے اور دوسری طرف جو شخص آسمان سے اُترا اور ایک بڑا قصد کرکے آیا اور خدا نے اُس کو بڑی اصلاح کے لئے بھیجا اگر اُس کو خلیفہ نہ سمجھا جاوے تو خدا کا یہ سارا کام لغو ٹھہرتا ہے گویا خدا کی اول تو یہ مرضی تھی کہ اسکو خلیفہ مقرر کرے اور اسی نیت سے اُس کو آسمان سے زمین کی طرف روانہ کیا اور ابھی وہ زمین پر نہیں پہونچا تھا کہ خدا کی نیت بدل گئی ایک اور شخص کو اُس نے خلیفہ کر دیا۔ وہ بیچارہ ابھی اس مقصد سے جس کے لئے وہ خوشی خوشی اُترا تھا نامراد رہا اور دوسری نامرادی اور دلی سوزش اُس کے لئے اس سے اور بھی بڑھی کہ قریباً دو ہزار برس تک یا اس سے زیادہ اُس کو اُمیدیں دلاتے رہے کہ وہ عہدہ تجھے دے گا اور جب وقت آیا تو دوسرے کو دے دیا پس خدا کی شان سے یہ بعید ہے کہ ایسی بیجا حرکت جس سے مسلمانوں کے گروہ میں تشویش پیدا ہو ایسے نازک وقت میں کرے جس میں اسلام کو اتفاق کی ضرورت ہے گویا یہ مسئلہ روافض کے مسئلہ کے قریب قریب ملتا ہوگیا کہ ایک طرف تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کرکے بھیجا اور دوسری طرف حضرت علی کے کان میں پھونک ماردی کہ نبوت کا تیرا حق تھا جبرئیل کو یہ غلطی لگ گئی۔

۱۱- عیسیٰ اُتریں گے پھر نکاح کریں گے اور اُن کے اولاد ہوگی۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض کیوں پیش کیا ہے ہر ایک شخص نکاح کرتا ہے اور اولاد بھی ہو جاتی ہے ہاں اُس صورت میں اعتراض ہو سکتا تھا کہ اب تک مسیح کوئی نکاح نہ کیا ہوتا یا اولاد نہ ہوتی نکاح موجود ہے اولاد بھی چھ لڑکے ہیں۔

۱۲- اور یہ اعتراض جو مسیح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جانا ضروری ہے اول تو یہ قبل از وقت ہے کیونکہ ابھی تک میں زندہ موجود ہوں۔ پھر ماسوا اس کے جو معنے اس حدیث کے آپ لوگ سمجھتے ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ حضرت مسیح اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں ایک قبر میں دفن کئے جاویں کیونکہ حدیث میں معی کا لفظ موجود ہے اور دوسرا فساد یہ ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی جاوے اور یہ نبی کی قبر کی توہین اور تحقیر ہو۔ اس لئے اس حدیث کے معنے بھی روحانی طور پر ہیں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب اُس کا مرتبہ ہوگا اور وہ بہشت جو میری قبر کے نیچے ہے اُس سے وہ پورے طور پر حصہ پائے گا۔ بات یہ ہے کہ تمام صوفیہ کرام اور اہل اللہ اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص اپنی وفات کے بعد اُسی درجہ تک اُخروی نعمتوں سے حصہ پا سکتا ہے جس درجہ تک اُس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر سے قرب ہے۔ ہر ایک انسان جو مرتا ہے خواہ مشرق میں مرے خواہ مغرب میں اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اُسکی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے روحانی طور پر نزدیک کی جاتی ہے اور جو کافر مرتا ہے اُس کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے دور کی جاتی ہے۔ کیونکہ جب کہ ہر ایک مومن کے لئے بہشت کی کھڑکی قبر میں کھولی جاتی ہے اور بہشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے نیچے ہے تو بالضرور ماننا پڑا کہ ہر ایک مومن اپنے مرتبہ اور عزت کے موافق مرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے نزدیک ہو جاتا ہے

۱۳- اور یہ حدیث مسلم کی جو ایک لمبی حدیث ہے جس میں دجال کا کانا ہونا اور اُس کا مینہ برسانا وغیرہ لکھا ہے ہم اُس وقت اس کا جواب دیں گے جب کہ آپ اس کا جواب دے لیں گے کہ قرآن جو قیامت تک دو قوموں کا غلبہ قرار دیتا ہے ایک اہل اسلام اور دوسرے نصاریٰ اور جیسا کہ ابھی ذکر ہوا حدیث صاف بتلاتی ہے کہ حضرت مسیح کسر صلیب کے لئے آئیں گے یعنی صلیب کے غلبہ کے وقت اس حدیث اور قرآن کی اُس آیت سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دجال کی حدیث بالکل جھوٹی اور مردود ہے جو شخص اسکو مانتا ہے اُس کو قرآن کا انکار کرنا پڑے گا اور حدیث یکسر الصلیب کا بھی انکار کرنا پڑے گا اس لئے یہ حدیث اس لائق نہیں ہے کہ ہم اس کا کچھ جواب دیں۔

۱۴- اور یہ حدیث جو آپ نے لکھی ہے کہ مہدی فلان خاندان سے اور اُس کے باپ کا نام یہ ہوگا ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ یہ حدیثیں کل مردود اور موضوع ہیں قابل توجہ نہیں ہیں۔ کیونکہ قرآن اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں جب کہ یہ حدیث اُسی صحاح ستہ میں موجود ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ تو پھر اس حدیث کے ماننے کے بعد یہ ماننا پڑتا ہے کہ اسکے

مخالف جسقدر حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور جیساکہ میں بیان کرچکا ہوں یہ صحیح بڑے پایہ کی حدیث ہے۔ کیونکہ اس میں وہ اختلاف اور غیر معقولیت نہیں پائی جاتی جو دوسری حدیثوں میں پائی جاتی ہے یعنی ایک ہی وقت میں دو خلیفہ معزز کرنا اور ہمارے سامنے یہ پیش کرنا کہ مہدی بنی فاطمہ ہی سے ہوگا یا فلاں خاندان سے ہوگا عبث ہے ہم کب یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم وہ مہدی ہیں جو ان صفات کا ہوگا بلکہ ایسے مہدی کے وجود سے ہم قطعاً منکر ہیں اور کوئی صحیح حدیث اس کی تائید میں پیدا نہیں ہوتی ہمارا دعوے یہ ہے کہ ہم وہ مہدی ہیں جو مسیح بھی ہے اور ظاہر ہے کہ مسیح کے لئے ضروری نہیں کہ بنی فاطمہ سے ہو اصل بات یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حدیثیں عباسی سلطنت کے عہد میں بنائی گئی ہیں اسی واسطے بعض نے ان میں سے اپنا لقب مہدی رکھا تھا اور اس مہدی کے متعلق جو بنی فاطمہ سے سمجھا گیا ہے جسقدر قصے ایک ناول کے طور پر بنائے گئے ہیں جنمیں سے بعض کا آپنے ذکر بھی کیا ہے یہ تمام قصے غلط اور لغو ہیں اور صریح قرآن کے مخالف ہیں بھلا یہ کیونکر ہو کہ مہدی تو آکر لڑائیوں کا ایک طوفان برپا کر دے گا اور مسیح کے حق میں یہ لکھا ہو کہ یضع الحرب یعنی لڑائیوں کی صف لپیٹ دے ایک کا مقصد کچھ اور اور دوسرے کا مقصد کچھ اور اور دونوں ایک ہی وقت میں۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم جیساکہ بیان کرچکے ہیں قرآن کو سب حدیثوں پر مقدم رکھتے ہیں اور ان حدیثوں کو مانتے ہیں جو قرآن کے موافق ہیں اور ہمارے مخالف دیوانوں کی طرح بار بار وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن کے مخالف پڑی ہیں اور خود باقرار ان کے علماء کے ضعیف اور مجروح ہیں اور اللہ تعالی فرماتا ہے **بای حدیث بعدہ یومنون** یعنی قرآن کے بعد کس حدیث کو تم مانوگے سو ہم اس آیت پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کے بعد اور کسی حدیث کو جو اس کے مخالف ہو نہیں مانتے

مکرر آنکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے پس مسیح موعود کے لئے عملی ثبوت حکم ہونے کا یہی چاہئے تاکہ اس کا حکم ہونا ثابت ہو جاوے اور حکم ہونا اسی وقت مسیح موعود کا مانا جاوے گا کہ وہ متنازعہ فیہ امور کو صاف کرکے دکھاوے اور جو حدیثیں کہ مجروح ومخدوش ہوں یا قرآن شریف کے خلاف ہوں ان کو علیحدہ کردے اور ان کا مجروح ہونا ثابت کرکے دکھا دے اور جو احادیث قرآن شریف کے مطابق اور موافق ہوں اور وہ صحیح ہوں ان کی صحت پر اپنی مہر صداقت لگا دے اگر وہ ہر ایک فرقہ کی حدیثوں کو قبول کرلے اور ہر ایک فرقہ اور مشرب کے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے تو وہ کاہے کا حکم ہوگا وہ حکم اسی وقت مانا جاوے گا کہ خبیث وطیب اور مردود ومقبول صحیح وموضوع احادیث میں تصرف کرکے اور خدا سے علم صحیح پاکر تمیز وتفریق کرکے دکھا دے سو ہم نے خدا کے فضل اور اس کی تعلیم سے ہر ایک امر میں بحیثیت حکم ہونے کے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرق کر دیا ہے اور صحیح حدیثوں کو الگ اور موضوع اور مجروح حدیثوں کو الگ کرکے دکھا دیا اور بتلا دیا کہ مہدی کی حدیثیں سب ناقابل اعتبار اور قرآن شریف کے خلاف ہیں ان میں اگر صحیح حدیث ہے تو یہی ہے کہ **لا مھدی الا عیسی** اور دجال کی وہ حدیثیں جو خلاف قرآن اور شرک سے پر ہیں یہی بتلا دیا کہ خراب اور ایمان کی برباد کرنے والی ہیں اور سراسر جھوٹی ہیں۔ والسلام۔

۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

کیا گولڑہ والے بھاگ گئے

پیر صاحب گولڑی نے حضرت سید محمد احسن صاحب فاضل امروہہ کے اس دعوت مناظرہ سے گریز کیا جو ہم نے الحکم نمبر ۲۵ میں شائع کی تھی یہ انکار مولوی غازی کے اشتہار کے ذریعہ کیا گیا ہے مگر کہیں پیر صاحب گولڑی کی اشتہار میں بھی وہی تصنیف اور تالیف کا سر مکتوم نہ ہو اس لئے ہم اس اشتہار کو اس وقت تک قابل تسلیم قرار نہیں دے سکتے جب تک خود پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے ہاتھ سے شائع نہ کریں۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

طیار ہے۔ کیا خوب ہو کہ صاحب وسعت دس بیس بیس خرید کر لوگوں کو فائدہ پہونچاویں قیمت ۸ر محصول ۲ر۔ سراج الحق از دارالامان

حضرت حکیم الامتہ کے الفاظ

النصح للہ وللرسول

النصح للہ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے پر کامل ایمان ہو ہر قسم کے شرک سے بیزار ہو اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں کسی قسم کا الحاد اور انکی بے عزتی نہ کرے بلکہ حیا کرے اللہ تعالے کو تمام نقایص سے منزہ یقین کرے اور تمام صفات کاملہ سے موصوف مانے۔ اُن کی فرمان برداری میں فرضی ہو یا نفلی اعتقادی ہو یا عملی قولی ہو یا فعلی سب میں چست و چالاک ہو اور اُس کی نافرمانیوں سے بچتا رہے۔ اپنی جان مال اولاد دوستوں کے ساتھ اگر محبت ہو تو خدا ہی کے لئے ہو۔ اور اگر بغض ہو تو اللہ ہی کے لئے ہو۔ جناب الٰہی کے فرمان برداروں سے محبت اور نافرمانوں سے عداوت ہو منکروں کے ساتھ جہاد جو ضرورت وقت کے لحاظ سے مناسب ہو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار اور اُن کی قدر کرے اور تمام نیکوں کو اخلاص سے بجا لاوے تمام بھلی باتوں کی طرف لوگوں کو بلاوے ترغیب دے اور باریک سے باریک تر اس معاملہ میں کوشش کرے۔

اور

النصح للرسول سے یہ مراد ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرے جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے ہیں اُن سب پر ایمان لاوے آپ کے احکام کی فرمانبرداری جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہی اُن سے رُک جاوے آپ کی زندگی کے وقت اور موت کے بعد نصرت اور حمایت کرنا۔ آپ کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہو آپ کی تعلیم اور مطالب کو زندہ کرکے ان کی اشاعت کرنا آپ کی محنت فی اللہ کی داد دینا یعنی آپ کی کامیابیوں کے لئے درود شریف پڑھنا آپ سے اتہام کو دور کرنا اپنے کاموں میں ان کے علوم سے مشورہ لینا آپ کے علوم کے معانی میں توجہ رکھنا ان کا پڑھنا پڑھانا اُن کی بزرگی سمجھنا۔ آپ کے آداب سے متادب ہونا۔ آپ کے اہلبیت سے محبت رکھنا۔ آپ کے صحابہ سے تعلق رکھنا۔ آپ کے ساتھیوں ناصروں اور آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرنا۔

الہام الٰہی کی ضرورت پر ایک بات

بارہا نیچر کے قدر نہ کرنے والے برہمو مزاج لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ جب کہ قانون قدرت عقل اور وجدان موجود ہے۔ اور ان سے انسان راستی اور صداقت کو پالیتا ہے تو الہام الٰہی کی کیا ضرورت ہی مگر میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ آنکھ بند کرکے نظارہ قدرت کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھو دنیا میں گھاس پھوس سب کچھ موجود ہے مگر جب تک آسمان سے بارش نہ برسے تو وہ گھاس پھوس ہرگز نشو و نما نہیں پا سکتے بلکہ زمینی کنوؤں کا پانی تک خشک ہونے لگتا ہی اسی طرح پر اگر الہام الٰہی کی بارش نہ ہو تو عقل اور وجدان اُسی گھاس کی طرح سوکھ جاوے جب کہ جسمانی نشو و نما آسمانی بارش کے بدون نہیں ہو سکتا تو روحانی نشو و نما کلام الٰہی کے بغیر کیونکر ہو سکتا ہے؟ پس یہ کیسی آسان دلیل ضرورت الہام اور ضرورت نبوت پر ہے۔

لائق توجہ ناظرین اخبار

ہماری بیماری کی وجہ سے اس ہفتہ کا اخبار اپنے معمولی حجم پر شائع ہوا ہی اور چونکہ بعض وجوہات اور مشکلات نے اخبار کے بر وقت شائع ہونے میں ایک روک پیدا کر رکھی ہے اس لئے سردست ہم نے اس کو باقاعدہ بنانے کے واسطے یہ انتظام کیا ہے کہ ۹ر اگست سنہ۱۹۱۰ء کا نمبر اپنے وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو اور گو بلحاظ صفحات معتزدہم ناظرین کو پورا حق دے چکے ہیں تاہم اس ایک نمبر ۲۸ کی کمی کی تلافی آیندہ ہمیشہ کے لئے اخبار کو ۱۲ صفحہ تک بڑھا دینے سے کرتے ہیں۔ باایںہمہ مشکلات مالی ہم اخبار کا حجم بڑھاتے ہیں اور اسکو دلچسپ اور مفید بنانے کی سعی کرتے ہیں امید ہی ناظرین اپنے فرائض کو نہ بھولیں گے جن لوگوں نے اب تک قیمت نہیں دی وہ خود بھیجدیں ورنہ ہم بروقت بذریعہ وی پی وصول کرنے کے مجاز ہیں پھر شکایت نہ کریں کیونکہ سال رواں سے سات ماہ گذر چکے۔ مہربانی فرما کر جلد قیمت عنایت کریں تاکہ مشکلات دور ہوں جلد قیمت ادا کرنے میں دونو طرف کا فائدہ ہے۔

محبت کا بیرونی اظہار

اس عنوان سے جالندہری پرچارک نے ایک نوٹ لکہا ہے اور شہر چیکاگو (امریکہ) کے ایک گرجا کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے اُس نے بتلایا ہی کہ آگرہ کی موتی مسجد کو دیکہہ کر کی دل میں حیرت پیدا ہوئی ہتی کہ ایسی شفاف سنگ مرمر کے عالی شان ستون کس محنت اور خرچ سے جوڑے گئے ہوں گے اور اس تعجب کو مغلوں کی مذہبی سپرٹ نے دور کردیا اور وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ مغلوں کو اپنے مذہب کے ساتہہ دلچسپی اور محبت ہتی اور یہی وجہ ہے کہ ان کے مکانات میں یہ عجیب بات ہے کہ مغلوں کا کوئی بہی مکان ایسا نہیں (حتی کہ جیل خانہ تک) جس میں چہوٹی سی مسجد ادائے نماز کے لئے نہ ہو۔ پرچارک جس نتیجہ پر پہونچا ہے ہم اُس کے ساتہہ ہیں جس قوم کو اپنے مذہب کے ساتہہ محبت ہو وہ اُس کا اظہار عملی طور پر کرکے دکہاتی ہے۔ اس وقت منارۃ المسیح جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کی بنیاد پر اس زمانہ کے امام علیہ السلام کی طرف سے تعمیر ہونے والا ہی اُس کی عظمت اور شان آیندہ زمانہ میں ہماری قوم کی اُس محبت کے اظہار کا ایک کامل ذریعہ ہوگی جو اُس کو اپنے امام اور پہر اپنے سید و مولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس اگر ہم اپنی قوم کو منارۃ المسیح کے لئے متوجہ کریں تو بجا اور درست ہے۔

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہی جسمیں قرآن شریف کے کلام آلہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں ۳۰۰ زبردست دلائل قاطع دیے گئے ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلی و افضل کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت میں آجتک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق اور مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس کی پہلی قیمت ۲۵ روپیہ ہتی اور بوجہ نایابی کے دنیا اسکی زیارت کو ترس رہی ہتی ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتہہ سے نہ کہوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں۔ کاغذ موٹا چہاپہ نفیس خوشخط اور خوش نما قیمت نہایت ہی کم صرف (للعہ)

المشتہر کریم بخش مالک مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چہپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں کی جاتی ہیں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اُٹھتا ہے اور آنکہوں میں خون اُتر آتا ہے ان رسالوں میں کچہہ ایسا زہر بہرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان اُنکو پڑہکر اسلام سے متشکک اور مرتد ہوگئے ہیں ہندوستان میں چہہ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بہی اُنکی طرف سے باقاعدہ نہیں چہپتا جو ان مخالفین کے دنداں شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑہے سے بچاوے اور انکا حوصلہ بڑہاوے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایجبات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولائت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹہا ڈالنا چہوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹہا چہوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ جمع ہو جاتا ہے جو وہ عیسائی مشن کے اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ اسلام جو خدای مذہب اور سچا مذہب ہی یا اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بہی غیرت نہیں ہونی چاہیے ضرور ہونی چاہیے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا ہے کہ ہم یہ رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جوابات لکہا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض سمجہے کہ اس رسالہ کو منگاوے اور مطالعہ کرے ۲۸ صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک صرف عہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے۔ نمونہ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے و مخالفین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف ۱۲ر غیر مذاہب سی صرف ۸ر لی جاتی ہے صرف اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو روبرو خداوند تعالی کے یہ موقع کہنے کا نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکہا۔

المشتہر منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و اکیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماسہ علعہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداس پور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی- ایم- بی سانگلی صاحب بہادر- ایم- بی- ایم- ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتی تھی اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفا سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴- میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ سنہ ۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب طبع ہوا